© rasailojaraid.com

خوش آمدید رمضان المبارک!

امام حسن البنا شہیدؒ

رمضان المبارک کی مناسبت سے امام حسن البنا شہیدؒ نے مختلف مواقع پر مضامین تحریر کیے جو جریدۃ الاخوان، مصر میں شائع ہوئے۔ خواطر رمضانیۃ کے نام سے یہ مضامین کتابی شکل میں حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ مذکورہ کتاب سے چند منتخب مضامین پیش ہیں۔ (ادارہ)

اے خیر کے طلب گار آگے بڑھ!

رمضان ایک نادر موقع ہے جو سال میں صرف ایک دفعہ میسر آتا ہے۔ اب ہمارے اور اس مبارک مہینے کے درمیان چند ہی دن باقی ہیں۔ یہ مہینہ شروع ہوتے ہی آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر مزید برکتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اس ماہ مبارک کے شب و روز میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر خصوصی نظر کرم فرماتا ہے، اُن کی دعائیں قبول فرماتا ہے، اطاعت گزاروں کے ثواب کو دُگنا کرتا ہے، اور گنہگاروں اور خطاکاروں سے درگزر فرماتا ہے۔

نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب رمضان آنے لگتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، سرکش شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی یہ آواز لگاتا ہے: اے بدی کے طلب گار! رک جا اور اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ۔ (بخاری)

ماہ صیام ایسے حالات میں طلوع ہو رہا ہے کہ جب مسلمان گوناگوں مسائل کا شکار ہیں جن کا مقابلہ کرنا اللہ کی اُس تائید و نصرت کے بغیر ممکن نہیں ہے جس کا اس نے اپنے مومن بندوں

○ ترجمہ و انتخاب: سمیع الحق شیر پاؤ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے وعدہ فرمایا ہے:

یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجامِ کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (الحج ۲۲:۴۱)

آج مسلمانوں کے سامنے وادیِ نیل کا مسئلہ ہے، فلسطین و جزائر عرب کا مسئلہ ہے، برعظیم میں پاکستان، ریاست حیدرآباد اور ہندستان میں مسلم اقلیت کے مسائل ہیں۔ ان کے علاوہ یورپ اور افریقہ میں مسلمانوں کو درپیش لاتعداد مسائل ہیں۔ ان گمبھیر مسائل سے نکلنا تائیدِ خداوندی کے بغیر ممکن نہیں، اور اللہ کی نصرت، معصیت سے نہیں بلکہ اطاعت سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

لہٰذا اس عظیم موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے کمربستہ ہوجایئے۔ دلوں کو آلایشوں سے صاف کیجیے، اپنے نفس کو آمادہ کیجیے، دل وجان سے رمضان کا استقبال کیجیے، کثرت سے توبہ واستغفار کا اہتمام کیجیے اور ہمیشہ اللہ کے ساتھ جڑے رہیے تاکہ اللہ آپ کے ساتھ رہے۔ جب اللہ آپ کے ساتھ ہوگا تو وہ آپ کی نصرت فرمائے گا اور اللہ کی مدد شامل حال ہو تو کوئی آپ پر غلبہ نہیں پاسکتا۔ (۲ جولائی ۱۹۴۸ء)

عبادت کی حکمت

اسلام میں جو اعمال اور عبادات فرض یا واجب کی گئی ہیں، ان میں ایک حکمت پوشیدہ ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے بندوں پر خصوصی مہربانی کرتے ہوئے ان کے لیے وہی اصول وضوابط مقرر فرمائے ہیں جو بندوں کی کامیابی اور سعادت دارین کا موجب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول عبادت کا سب سے اہم اور بنیادی قاعدہ، خلوص نیت اور حضور قلبی ہے۔ اگر عبادت کا بنیادی محرک رضاے الٰہی نہ ہو تو نہ اس عبادت کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ثواب بلکہ حدیث نبویؐ کے مطابق: کتنے ہی روزہ دار ہیں جنھیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ اسلام عبادت گزاروں کو مشقت میں نہیں ڈالتا بلکہ عبادت میں آسان شرائط کے ساتھ رخصت بھی فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی بیمار ہے تو اسے روزہ نہ رکھنے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آزادی ہے، کہ تندرستی کے بعد رکھے یا اگر تندرستی کی امید نہیں ہے تو فدیہ ادا کرے (یہ بھی یاد رہے کہ بلا عذر عبادات سے محرومی ابدی محرومی ہے)۔

تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر ان تمام عبادات کے گہرے اثرات مرتب ہونے چاہییں۔ یہ فرائض محض عبادت برائے عبادت نہیں، بلکہ اُخروی فلاح کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی پر ان کے اثرات وفوائد بھی ملحوظ رکھے گئے ہیں۔ اسلام نے کوئی ایسا عمل فرض نہیں کیا، جس کے نتائج انسان کی عملی زندگی میں ظاہر نہ ہوں۔ شریعت نے اگر کسی چیز کا حکم دیا ہے تو وہ سراسر خیر ہی ہوتا ہے اور بندوں کی زندگی پر اس کا براہ راست مثبت اثر ہوتا ہے، اور اگر کسی عمل سے منع کیا ہے تو اس لیے کہ وہ انسانی زندگی کے لیے ضرر رساں ہوتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

> (پس آج یہ رحمت اُن لوگوں کا حصہ ہے) جو اُس پیغمبر، نبی اُمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انھیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔ وہ انھیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے، اُن کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، اور اُن پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو اُن پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جن میں وہ جکڑے ہوئے تھے۔ (اعراف ۷:۱۵۷)

میں اسلامی حکومتوں سے گزارش کروں گا کہ وہ دیگر ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کی طرح رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھنے والوں کے لیے بھی کڑی سزا مقرر کریں تاکہ کسی کو اس ماہِ مقدس کی حرمت پامال کرنے کی جراءت نہ ہو۔ اس ضمن میں چند سرکاری محکموں سے اپنے ذیلی اداروں کو رمضان کے احترام پر مشتمل ایسی رسمی ہدایت جاری کر دینا کافی نہیں ہے جس کی نہ پیروی کی جاتی ہے نہ مخالفت کرنے پر کوئی سزا ہی دی جاتی ہے۔ حکومت اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اس حوالے سے ٹھوس اقدامات اٹھائے۔ (۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء)

نیکیوں کا موسمِ بہار

اسلام میں عبادت کی حیثیت ٹیکس یا جرمانے کی نہیں کہ جسے ادا کر کے کوئی بوجھ اتارنا مقصود ہو، بلکہ اسلامی عبادات رب اور بندے کے درمیان ایک مقدس روحانی تعلّق کی ایک علامت ہوتی ہیں۔ اس سے ان کے دلوں میں ایک سرمدی نور پیدا ہوتا ہے جو ان کے گناہوں، وسوسوں اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اندیشوں کے خاتمے کا سبب بنتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ انسان کی تکریم وعزت ہے کہ خاکی ہونے کے باوجود وہ ان عبادات کے ذریعے رب ذوالجلال کے ساتھ مناجات کرسکتا ہے۔

رمضان کا مہینہ اطاعت و عبادات کا موسم بہار ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بندوں کے شب وروز کو مزین فرماتا ہے اور یہی اس مہینے کے حسن و جمال کا سبب ہے۔ اطاعت گزاری تو ہر وقت ایک مطلوب صفت ہے لیکن رمضان میں اس کی قدر و قیمت اور حسن میں کئی گنا اضافہ ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں عبادت کا ثواب اور قدر افزائی بہت زیادہ ہے لیکن اس مہینے میں تو اجر وعطا بے حساب ہوجاتی ہے۔ اس مہینے کی سب سے اہم عبادت روزہ ہے۔ فقہی اعتبار سے اگر یہ روزہ توڑنے والی چیزوں سے اجتناب کا نام ہے تو روحانی اعتبار سے یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کو، اپنے نفس، فکر، ارادہ اور اپنی سوچ وشعور کا محور بنانے کو کہتے ہیں۔

اس مہینے میں قرآن کے ساتھ خصوصی تعلق جوڑنا چاہیے اور کثرت سے کلام پاک کی تلاوت کرنی چاہیے کیونکہ یہ قرآن کا مہینہ ہے۔ جبریل امینؑ خصوصی طور پر رمضان میں آکر حضور پاکؐ سے قرآن سنتے تھے۔ زندگی کے آخری برس آپؐ نے دو دفعہ جبریلؑ کو قرآن سنایا۔ یہ وہی قرآن ہے جو صحابہ کرامؓ اور ہمارے اسلاف کے پاس موجود تھا۔ ہم بھی اسے اسی طرح پڑھتے اور سنتے ہیں جس طرح وہ سنتے تھے پھر کیا وجہ ہے کہ قرآن نے اس طرح ہماری زندگی کو نہیں بدلا جس طرح صحابہ کرامؓ کی زندگی کو بدلا تھا؟ اس سے ہمارے اخلاق ومعاملات میں وہ تبدیلی کیوں نہیں آتی جو ان کی زندگی میں آئی تھی؟

یہ اس لیے کہ انھوں نے اس کتاب کو مضبوط ایمان کے ساتھ قبول کیا، تدبر کے ساتھ اس کو پڑھا، اس کے احکام کو نافذ کیا اور اپنے آپ کو مکمل طور پر اس کے سپرد کردیا۔ آپ اور ہم بھی ان کی طرح بن سکتے ہیں اگر اس کتاب پر ان کی طرح ایمان لے آئیں۔ اُن کی طرح اس کے مطابق چلیں، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام مانیں، اس کی آیات میں غور وفکر کریں۔ اس کے احکام کو نافذ کردیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں۔ تو کیا ہم اس کے لیے تیار ہیں؟

کثرت سے صدقہ اور غریبوں اور مساکین کی مدد کرنا بھی اس مہینے کے امتیازی اعمال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں سے ہے۔ نبی پاکؐ جود وسخا کے پیکر تھے لیکن اس مہینے میں آپؐ کی سخاوت تیز ہوا کی مانند ہوجاتی تھی۔

اسی طرح دعا اور کثرت سے استغفار بھی اس ماہ کی خصوصی عبادات میں شامل ہے۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مانگنے والوں کے لیے دروازے کھول دیتا ہے، اور توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اس مہینے میں روزے داروں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ لہٰذا میرے مسلمان بھائیو! کہیں اس مہینے کی مبارک راتیں اللہ کی رحمتیں سمیٹے اور اُس کی رضا حاصل کیے بغیر نہ گزر جائیں۔

اس مشینی دور میں جب ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہے، اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کو روح کی تسکین کا سامان بنایا۔ اس میں دن کو روزہ رکھ کر تمام دنیاوی لذتوں اور لغو کاموں اور باتوں سے اجتناب کیا جاتا ہے اور رات کو اٹھ کر اللہ کے حضور طویل قیام اور تلاوت قرآن سے اپنے دلوں کو منور کیا جاتا اور روح کو تسکین پہنچائی جاتی ہے۔ لہٰذا میرے عزیز بھائیو! اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے ہی دن سے مضبوط ارادے کے ساتھ اس مدرسے میں داخل ہو جایئے۔ ہر وقت اپنی توبہ کی تجدید کرتے رہیے۔ غور وفکر کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کیجیے۔ اپنے نفس کو روزے کے فوائد سے روشناس کیجیے۔ جتنا ممکن ہو قیام اللیل کا اہتمام کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ ذکر وفکر میں وقت گزاریے۔ اپنی روح کو مادیت کے فتنے سے بچایئے اور کوشش کیجیے کہ اس ماہ مبارک سے متقی بن کر نکلیں۔ (۷انومبر ۱۹۳۶ء)

اشارات کا انگریزی ترجمہ ہر ماہ ترجمان القرآن کی ویب سائٹ:

www.tarjumanulquran.org

اور جماعت اسلامی کی ویب سائٹ:

www.jamaat.org

پر دیکھا جاسکتا ہے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com